Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 02, **Issue** 02, July-December 2023, **PP**: 268-278
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

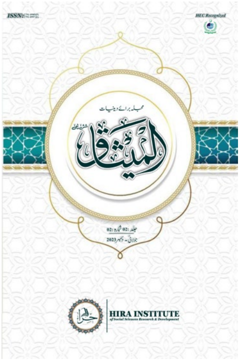

تحفظِ ماحولیات سے متعلق احادیث و آثار اور اقوالِ فقہاء کا تحقیقی جائزہ

Research Review of Aḥādīth, Āthār and Sayings of Jurists Related to Environmental Protection

1. Dr Shah Zahoor Ahmad s_zahmad@yahoo.com	*Lecturer, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.*
2. Dr Ilyas Ahmad ilyasahmad99@gmail.com	*Lecturer, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.*
3. Dr Aftab Ahmad dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk	*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.*

How to Cite: Dr Shah Zahoor Ahmad, Dr Ilyas Ahmad and Dr Aftab Ahmad. 2023: “Research Review of Aḥādīth, Āthār and Sayings of Jurists Related to Environmental Protection”. *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 2 (02):268-278.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
27-11-2023	13-12-2023	31-12-2023

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

تحفظِ ماحولیات سے متعلق احادیث و آثار اور اقوالِ فقہاء کا تحقیقی جائزہ

Research Review of Aḥādīth, Āthār and Sayings of Jurists Related to Environmental Protection

1. **Dr Shah Zahoor Ahmad**
   Lecturer, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.
   s_zahmad@yahoo.com

2. **Dr Ilyas Ahmad**
   Lecturer, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.
   ilyasahmad99@gmail.com

3. **Dr Aftab Ahmad**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KPK.
   dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk

Abstract:

Inextricably linked to the survival of humanity and other living organisms, the environment stands as an indispensable prerequisite for life, a divine endowment according to the teachings of Islam. The *Holy Qur'ān* provides explicit instructions on the safeguarding of life, accentuating the significance of the natural environment through numerous verses. Additionally, the revered Prophet Muḥammad, (ﷺ), underscored the importance of preserving trees, living entities, and animals. This research article delves into the historical context, spotlighting the concerted efforts of Muslim rulers, particularly during the era of guided caliphate, to protect the natural environment. In times of conflict and war, these leaders demonstrated a steadfast commitment to environmental conservation. The study aims to elucidate the *Islāmic* perspective on the crucial role of the natural environment for human well-being and the broader ecosystem, while highlighting the commendable contributions of Muslim rulers in ensuring its protection, even amid challenging circumstances.

Keywords: *Humanity, Natural Environment, Environmental Conservation, Ecosystem Protection, Historical Exploration.*

تمہید

انسان کے ارد گرد موجود تمام اشیاء پر ماحول کا اطلاق ہوتا ہے۔ماحولیات کے ماہرین اس کے چار اہم اجزاء اور عناصر (Lithosphere, Atmosphere ,Hydrosphere, Biosphere) بتاتے ہیں۔یہ چاروں مل کر ماحول کہلاتے ہیں جس کو دور جدید میں (Eco system) کہا جاتا ہے۔[1] ان میں سے ہر ایک عنصر بذات خود بھی اہم ہے اور یہ اجزاء ایک دوسرے کے لئے بھی انتہائی اہم اور ضروری ہیں۔یہ سارے مل کر انسانی زندگی کی بقا میں بھی انتہائی اہم کردار کرتے ہیں اس کے بغیر انسانی زندگی ناممکن

ہے۔ ان عناصر میں سے اگر ایک بھی متاثر ہو جائے تو اس کی وجہ سے باقی عناصر بھی متاثر ہوں گے جس کی وجہ سے ہر ذی روح شئی کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گا۔ جو عناصر انسانی حیات کے لئے ضروری ہیں ان میں سب سے اہم زمین ہے۔

زمین

ماحول کا بنیادی جز زمین ہے جس کو (Lithosphere) کہا جاتا ہے۔ اس نے کائنات کو ایک خطہ یا علاقہ دیا ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں حرکت کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے حرکت میں آسانی ہوتی ہے۔ زندہ اشیاء کو طاقت اور خوراک درکار ہوتی ہے تو اس میں خوراک اور انسانی استعمال کی اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ زندہ اشیاء کو ٹھکانہ فراہم کیا اگر زمین نہ ہو تو ماحولیات کا سارا نظام متاثر ہو گا۔

پانی

زمین کے بعد ماحول کے عناصر میں سے پانی دوسرا اہم عنصر ہے۔ زمین پر موجود پانی کے مقدار کو (Hydrosphere) کہا جاتا ہے۔ ہر قسم کی حیات اور اس کی بقا کے لئے پانی انتہائی اہم ہے اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ ایک خلیہ میں پانی کی مقدار ستر فیصد ہے۔ قرآن نے حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر زندہ چیز کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا:

وَجَعَلْنَامِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔[2]

اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو پیدا کیا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں ہے:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ۔[3]

اور اللہ نے پانی سے ہر جانور کو پیدا کیا۔

چونکہ ہر قسم کی حیات کی بنیاد اور بقاء کا تعلق پانی سے ہے اس لئے قدرت نے پانی کو زیادہ مقدار میں فراہم کیا۔ کرہ ارض کا خشک حصہ کم ور پانی والا حصہ زیادہ ہے۔ ایکو سسٹم میں پانی اپنا کردار آبی چکر کی صورت میں ادا کرتا ہے جس کی وجہ سے نباتات کو پانی اور حیوانات کو آکسیجن ملتا ہے۔

ہوا

ایکو سسٹم کا ایک اہم عنصر ہوا ہے۔ یہ گیس کا لفافہ ہے جس نے زمین اور سمندر پر محیط ہے۔ اس کو (Atmosphere) کہا جاتا ہے۔ اس میں مختلف قسم کی گیسیں پائی جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ نائٹروجن ہے جس کی مقدار 78 فیصد، اس کے بعد آکسیجن 21 فیصد جب کہ ایک فیصد باقی گیسیں ہیں۔

زندہ مخلوقات

ایکو سسٹم کا وہ حصہ جہاں زندہ اشیاء پائی جاتی ہیں اس کو (Biosphere) کہا جاتا ہے ان زندہ اشیاء میں درخت، پودے، جانور اور جراثیم (Micro organism) آتے ہیں۔ یہ زندگی تین میٹر زمین کے اندر اور تیس میٹر اوپر ہو سکتی ہے جب کہ سمندر کی سطح سے دو سو میٹر کی بلندی پر زندہ اشیاء پائی جا سکتی ہیں۔ بائیو سفیر ایکو سسٹم کے تمام سفیرز میں پایا جاتا ہے یعنی زندہ اشیاء زمین پر بھی موجود ہوتے ہیں جیسا کہ چرند، پرند، نباتات اور انسان، پانی میں بھی جیسا کہ مچھلی اور اس کے علاوہ پانی میں رہنے والے جاندار اور ہوا

میں بھی مختلف قسم کی زندہ اشیاء موجود ہیں جن کو مائیکرو آر گنزم کہا جاتا ہے۔

بائیو سفیر ماحول میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسان اور جانوروں کو زندہ رہنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے جسے پورا کرنے کے لئے قدرت نے درخت، گھاس اور نباتات پیدا کئے۔ تمام زندہ اشیاء میں درخت اور نباتات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ زندہ اشیاء میں صرف نباتات ہیں جو سورج کی روشنی سے ضیائی تالیف کے ذریعہ خوراک حاصل کرکے آکسیجن فراہم کرتے ہیں اور کاربن ڈائی اکسائیڈ جذب کرتے ہیں۔ سبزی خور جانور کا تو بلا واسطہ انحصار نباتات پر ہے جب کہ انسانی ضرورت کی روزمرہ استعمال کی اشیاء میں سے زیادہ نباتات سے حاصل ہوتی ہیں جیسا کہ سبزیاں، فرنیچر اور جلانے کے لئے لکڑی اور پہننے کے لئے لباس۔ درخت کی اس غیر معمولی اہمیت کو دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

ان قامت الساعةوبيداحدكم فسيلةفان استطاع ان لايقوم حتى يغرسهافليفعل۔[4]

تم میں سے اگر کسی کے پاس چھوٹا پودا ہو اور قیامت قائم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اٹھنے سے قبل اس پودے کو لگا دے۔

اسلام دین فطرت ہے اس لئے قدرتی ماحول کے تحفظ کی خاطر امن و جنگ دونوں حالتوں میں اسلامی تعلیمات موجود ہیں۔ قدرتی ماحول کو نقصان پہنچنے کے دو طریقے ہیں: ایک یہ کہ قدرتی آفات کی وجہ سے یہ ماحول متاثر ہو جائے جیسا کہ زلزلہ، طوفان اور سیلاب وغیرہ۔ قدرتی آفات کے آنے میں بھی انسان کے اعمال کا تعلق ہوتا ہے۔ اگر اس کے لئے منصوبہ بندی کی جائے تو اس سے بھی قدرتی ماحول کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔ قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانے کا ایک دوسرا ذریعہ انسانی اعمال ہیں جن کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ درختوں کی کٹائی، بے دریغ شکار، کیمیائی مواد کا ستعمال، ایٹمی دھماکے وغیرہ۔ یہاں ہم اس کا جائزہ لیں گے کہ جنگ کے دوران قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے کیا تعلیمات ہیں؟

حالتِ جنگ اور تحفظِ ماحولیات۔۔۔ اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

انسانی معاشرہ میں جنگ کی ضرورت پڑتی ہے اور دین اسلام نے اس کو ضرورت کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ چونکہ اس میں خون خرابہ اور فساد ہوتا ہے اس لئے فقہاء اس کی تعبیر قبیح لعینہ سے کرتے ہیں۔ سماج سے ظلم اور ناانصافی کے خاتمہ اور اللہ عزوجل کے دین کی سربلندی بھی اسی سے حاصل ہو سکتی ہے اس اعتبار سے اس کو حسن لغیرہ کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دس سال جنگی مہمات پر مشتمل ہیں اور آپ نے کئی غزوات میں بذات خود حصہ لیا۔[5] اس لئے جنگوں اور تصادم سے متعلق اسلامی تعلیمات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے جن میں سب سے پہلے نیت کی اصلاح اور دنیاوی اغراض و مقاصد سے دوری ہے۔ ابو موسی اشعری سے منقول ہے:

جاء رجل إلى النبيﷺ، فقال الرجل:يقاتل للمغنم،والرجل يقاتل للذكر،والرجل يقاتل ليرى مكانه،فمن في سبيل الله؟قال:من قاتل لتكون كلمةالله هي العليافهو في سبيل الله"[6]

ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ ایک انسان مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے دوسرا شہرت کے لئے اور تیسرا شجاعت کے لئے تو ان میں سے کون اللہ کے راستہ میں شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ کے کلمۃ کی سربلندی کے لیے لڑا وہی اللہ کے رستے میں شمار ہوگا۔

معلوم ہوا کہ جہاد میں کسی قوم کے وسائل پر قبضہ یا فساد پھیلانا مقصود نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی سفلی مقصد کی گنجائش ہے بلکہ

جہاد ہمیشہ اعلیٰ مقصد اور اخلاقیات کے دائرہ میں رہ کر کیا جاتا ہے۔جنگ سے متعلق اخلاقیات کا ذکر آپ ﷺ سے مختلف احادیث میں منقول ہے جس میں بچوں، خواتین، معمر افراد کے قتل، اور فساد سے منع فرمایا گیا ہے۔ بلکہ جہاد کے لئے جس سواری کا انتخاب کیا جاتا ہے اس کے حقوق بھی آپ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں کہ جب تم سر سبز زمین میں سفر کرنے لگو تو اونٹ کو چرنے دو اور اس کو اس کا حق دے دو۔[7] جانوروں سے متعلق ایک دوسری روایت میں ہے:

لاتتخذوا ظھوردوابکم منابر۔[8]

جانوروں کے پشتوں کو منبر نہ بناو۔

قتال اور جنگ کے بارے میں اسلامی حکم یہ ہے کہ اس میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن میں حکم دیا گیا ہے کہ:

و قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین۔[9]

اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑو جو تمہارے ساتھ لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جو لوگ جنگ کے اخلاقیات کا لحاظ نہیں کرتے وہ حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ خواتین، بچوں، بوڑھوں اور جو جنگ نہیں کرتے، جس نے ان کو قتل کیا اس نے حد سے تجاوز کیا۔[10]

تحفظِ ماحولیات کی سیرتِ نبوی ﷺ اور خلفاءِ راشدین کے دور سے مثالیں

سیرت کا مطالعہ کرنے سے کچھ ایسے واقعات سامنے آتے ہیں جس میں قدرتی ماحول کی حفاظت کا ذکر ہے۔ فتح مکہ کے سفر میں آپ ﷺ عرج کے مقام سے روانہ ہوئے تو ایک کتیا سے بچے دودھ پی رہے تھے اور وہ غرا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے جعیل بن سراقہ کو اس کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا تا کہ لشکر کا کوئی فرد اس کو یا اس کے بچوں کو نقصان نہ پہنچائے۔[11] اسی طرح جو علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آجاتے اور وہ زمین آپ ﷺ کسی کے حوالہ کرتے تو وہاں بھی قدرتی ماحول کی حفاظت سے متعلق خصوصی فرامین صادر فرماتے۔ مثلاً جب حصین بن مشمت کو آپ ﷺ نے زمین ان تین شرائط پر دی تھی کہ اس کا گھاس نہیں کاٹا جائے گا، نہ اس کا پانی فروخت کیا جائے گا اور نہ زائد پانی روکا جائے گا۔[12] آپ ﷺ کی جنگی مہمات میں کچھ ایسے واقعات بھی ہیں جن میں آپ ﷺ سے درختوں کے کاٹنے کا ذکر بھی موجود ہے ان میں سے تین واقعات غزوہ بنو نضیر، غزوہ خیبر اور غزوہ طائف کے دوران کے ہیں۔ ان تین واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان افراد کا محاصرہ کیا گیا اور جنگ کی کوئی صورت بھی نہیں تھی تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے تحت درختوں کے کاٹنے کی اجازت دی تا کہ اپنے اموال کے نقصان کو دیکھ کر یہ لوگ قلعوں سے باہر نکل آئیں لہٰذا یہ ایک فوجی ضرورت تھی جس کو اصول نہیں قرار دیا جا سکتا۔ درخت کاٹنے سے متعلق آپ ﷺ سے جواز اور عدم جواز دونوں منقول ہیں۔ جواز تو ما قبل کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے البتہ نہی کے باب میں آپ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ:

نهی رسول اللهﷺعن عقرالشجر فانه عصمة للدواب فی الجدب۔[13]

آپ ﷺ نے درخت کاٹنے سے منع فرمایا کیونکہ یہ قحط سالی میں جانوروں کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کی ضرورت اور اہمیت آپ ﷺ کے ہمیشہ پیشِ نظر رہی۔ اس لئے غزوہ بنو نضیر میں کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا واقعہ ایک استثنائی واقعہ قرار دیا جا سکتا ہے جس میں آپ ﷺ نے صرف ان درختوں کو کاٹا جو میدان جنگ میں تھے اور یہی توجیہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔[14] چونکہ یہ ایک استثنائی واقعہ تھا اور

صحابہ کرام کو اس حوالہ سے تشویش بھی لاحق ہوئی تھی اس لئے خصوصی طور پر قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا گیا۔ آیت کی تفسیر کے ضمن میں سید قطب کے کلام کا حاصل ہے کہ مسلمانوں نے یہود کے بعض درخت کاٹے اور بعضوں کو چھوڑا اس عمل کی وجہ سے یہ ذہنی اضطراب کے شکار ہوئے۔ کیونکہ اس طرح کی تخریب اور جلانے کا عمل ممنوع تھا اس لئے اس استثناء کے لئے ایک خاص بیان کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ ان کے دل مطمئن ہو جائے۔[15]

عہدِ صدیقی میں تحفظِ ماحولیات کی مثالیں

فقہاء کرام نے جنگی اخلاقیات سے متعلق احکام سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فرامین اور ہدایات پر رکھی اور ان سے تفصیلی مسائل کا استنباط کیا۔ بلکہ بعض اہل علم نے تو تعلیمات نبوی کا جائزہ ان فرامین کی روشنی میں لیا اور ان ہدایات سے آپ ﷺ کے اقوال وافعال کی تشریح کی۔ آپ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیا تو اس میں تین سپہ سالار "یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ" تھے۔ آپ ان کے ساتھ پیدل چلے اور ثنیۃ الوداع کے مقام پر ان کو ہدایات جاری فرمائیں جو بعد میں فقہاء کرام کے لئے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس میں جنگ کے اخلاقی اصول بھی ہیں اور قدرتی ماحول کی حفاظت کی مکمل یقین دہانی بھی۔ آپ نے فرمایا:

> انی موصیک بعشر لاتقتلن امراۃ،ولاصبیاولا کبیراھرما ولا تقطعن شجرامثمرا،ولاتخربن عامرا،ولاتعقرن شاۃ،ولابعیراالالماکلۃولاتحرقن نحلا،ولاتفرقنہ ولا تغلل ولاتجبن۔[16]
>
> میں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: عورت بچہ اور بوڑھے کو ہرگز قتل نہ کرنا، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، تعمیر کو نقصان نہ پہنچانا، بکری اور اونٹ کو کھانے کے علاوہ ذبح نہ کرنا، شہد کی مکھی کو نہ جلانا اور نہ ان کو جدا کرنا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ بزدلی دکھانا۔

قدرتی ماحول کی بقا کے لئے حشرات کا وجود انتہائی ضروی ہے۔ دور جدید میں حشرات سے متعلق کئی اہم تحقیقات نے اس کی افادیت کو واضح کیا۔ جبکہ قرونِ اولیٰ میں آپ کے فرامین میں اس کی حفاظت کا ذکر اس بات کی علامت ہے کہ اسلاف نے اپنے قول اور طرزِ عمل سے ہمیشہ ماحول کے تحفظ اور اس کے فطری معیار کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔

عہدِ فاروقی اور تحفظِ ماحولیات

قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرامین جلی حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ غزوہ خیبر کے موقع پر جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کھجور کے درخت کاٹنے میں مصروف ہیں تو آپ نے ان کو منع کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کا حکم ہے۔ آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ نے درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا؟ اثبات میں جواب ملا تو عرض کرنے لگے کہ کیا اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ خیبر کا وعدہ نہیں فرمایا آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ تو عرض کرنے لگے کہ پھر اپنے درختوں کو کاٹنے کا کیا فائدہ؟ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔[17]

عراق پر قبضہ کرتے وقت آپ نے لشکر کے امیر کو یہ حکم دیا کہ تمہیں اگر کسی مشکل کا سامنا ہو تو دھاقنہ سے مشورہ کرنا کیونکہ ان کو اپنی زمین اور علاقہ کا علم زیادہ ہے۔ سواد کے علاقہ کو قبضہ کرنے کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہاں کے باثر افراد سے زراعت زمین کے متعلق مشورہ کیا تو انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ یہاں کے کسان اپنی زمین کی زراعت سے بخوبی واقف ہیں اس لئے ان کو برقرار رکھا جائے۔[18]

کاشت کاروں کے قتل سے اجتناب

کاشت کار قدرتی ماحول میں کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی محنت کی وجہ سے انسانوں کو رزق، پرندوں کو دانہ اور حیونات کو چارہ ملتا ہے اس لئے عمر فاروق نے ان کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ زید بن وہب فرماتے ہیں کہ آپ کا خط ہم تک پہنچا تو اس میں کاشت کاروں کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ یعنی ان کے قتل سے احتراز کا حکم دیا گیا تھا جس کی وجہ ان کا ماحول کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کرنا تھا۔[19]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور مسلح تصادم سے متعلق روایات

جنگی اخلاقیات سے متعلق ایک روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انتہائی تفصیل سے نقل کی ہے جس میں درخت کاٹنے سے متعلق روایات کے بارے میں موجود تعارض بھی ختم ہو جاتا ہے اور جن احادیث میں درخت کاٹنے کا ذکر ہے اس کی بھی مناسب توجیہ سامنے آتی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

لا تعقرن شجرا الا شجرا یمنعکم قتالا او یحجز بینکم وبین المشرکین۔[20]

درخت ہر گز نہ کاٹنا البتہ وہ جو قتال میں رکاوٹ ہو یا تمہارے اور مشرکوں کے درمیان حائل ہو۔

اس پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جن درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تھا وہ ایک فوجی ضرورت تھی جو کہ جہاد کے عمل میں رکاوٹ تھے۔

قرآن و سنت اور آثارِ صحابہ میں ماحولیاتی تحفظ سے متعلق ہدایات

قرآن نے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانے کی مذمت کی ہے۔ چاہے یہ نقصان انسان بلاواسطہ قدرتی ماحول کو پہنچائے جیسا کہ نباتات، فصل کو جلانا، جانوروں کو بلاضرورت قتل کرنا یا انسان ایسے اعمال کا ارتکاب کرے جس کی وجہ سے آسمانوں سے بارشوں کا سلسلہ رک جائے اور اس کے نتیجے میں قدرتی ماحول کو نقصان پہنچے۔ ان دونوں کو قرآن نے فساد سے تعبیر کیا ہے جو اللہ عزوجل کو پسند نہیں۔[21] اخنس بن شریق کا واقعہ اس حوالہ سے انتہائی اہم ہے جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔[22]

اور جب وہ جاتا ہے تو اس کی مکمل کوشش زمین میں فساد مچانے اور نسلیں تباہ کرنے کی ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

قدرتی ماحول میں پانی کی اہمیت بھی مسلم اور اس کا تحفظ شریعت کا تاکیدی حکم ہے۔ آپ ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ پانی کے چشموں کو خشک نہ کیا جائے۔[23] اس کے علاوہ ایک مشہور روایت کا مفہوم ہے کہ اگر دریا کے کنارے بھی وضو کر رہے ہو تو پانی ضائع نہ کرو۔[24] لازمی بات ہے کہ پانی انسانی کی بنیادی ضرورت اور ماحول کا لازمی عنصر ہے۔ اس کی حفاظت قدرتی ماحول کے فطری معیار اور بنیادی ضرورت کی تکمیل کی ضمانت ہے۔

ماحولیاتی عناصر کی حفاظت سے متعلق تاریخی شواہد

مسلمانانِ عالم کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں قرآنی احکام اور آپ ﷺ کے مبارک فرامین سے رہنمائی لینا ضروری ہے۔ حالتِ امن ہو یا جنگ دین اسلام کی اتباع ضروری ہے۔ تصادم کی صورت میں قدرتی ماحول کی حفاظت کے لئے اقدامات کی مثالیں تاریخ میں نہ صرف موجود ہیں بلکہ بعد میں آنے والے فقہاء کرام نے نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے فرامین کی روشنی میں ان

سے متعلق تفصیلی احکام بھی مرتب کیے جنہوں نے قانونی حیثیت اختیار کی۔ امام اوزاعی نے درختوں کے کاٹنے سے متعلق اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے بعد فرمایا:

ابو بکر کان اعلم بتاویل ھذہ الایۃ وقد نھی عن ذالک وعمل بہ ائمۃ المسلمین۔[25]

ابو بکر کو اس آیت کی تاویل کا علم زیادہ تھا۔ آپ نے اس سے منع فرمایا اور اس پر مسلم ائمہ نے عمل کیا۔

آگ سے قدرتی ماحول کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے اس لئے سیدنا عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے زمانہ میں یہ خواہش ظاہر کی کہ جنگوں میں آگ کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ آپ سے منقول ہے:

وددت ان لو عاھدوناان لایقتلونابالنار ولا نقتلھم بہ۔[26]

میری خواہش ہے کہ کفار ہمارے ساتھ یہ معاہدہ کریں کہ ایک دوسرے کو آگ سے قتل نہیں کریں گے۔

زہر کا استعمال زمین، پانی، باغات اور جانوروں کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے امام مالکؒ نے جنگ میں زہر آلود تیر کے استعمال سے منع فرمایا۔[27] امام اوزاعیؒ سے منقول ہے کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی کہ آپ ﷺ نے دشمن کے پانی اور کنوؤں میں زہر ملانے سے منع فرمایا۔[28]

جاندار اشیاء کے تحفظ سے متعلق ہدایات

دوران جنگ اگر کفار کی سرزمین پر ان کے جانور مسلمانوں کے ہاتھ آجائیں تو ان کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ اس بارے میں مختلف فقہی آراء ہیں۔ امام شافعیؒ نے جانوروں کو بلا فائدہ ذبح یا قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔[29] بعض فقہاء کرام نے دشمن کو غصہ دلانے کے لئے ان جانوروں کو نقصان پہنچانے کا قول اختیار کیا لیکن امام شافعیؒ نے اس کی بھی اجازت نہیں دی۔ آپ اپنی رائے ان الفاظ میں وضاحت سے نقل کرتے ہیں کہ:

فامامالہ روح فانہ یالم ممااصابہ فقتلہ محرم الا بان یذبح فیوکل ولایحل قتلہ لمغایظۃ العدو۔[30]

جس جاندار کو تکلیف پہنچے اس کا قتل حرام ہے الا یہ کہ ذبح کر کے کھایا جائے۔ دشمن کو غصہ دلانے کے لئے اس کا قتل جائز نہیں۔

امام شافعیؒ نے اپنے اس قول کی بنیاد آپ ﷺ کی اس حدیث پر رکھی ہے جو چڑیا کے قتل سے متعلق ہے کہ جس انسان نے ناحق ایک چڑیا یا اس سے بڑے جاندار کو قتل کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسؤل ہو گا۔ عرض کیا گیا اللہ کے رسول ﷺ اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کو ذبح کر کر کے کھالے اور ایسا نہ کرے کہ اس کے سر کو کاٹ کر پھینک دے۔[31] اس پر مزید مسائل کی تفریع کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ شہد کی مکھی کا قتل بھی ناجائز ہے کیونکہ اس کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔[32] بنو امیہ کے امراء میں عمر بن عبد العزیزؒ کا علمی مقام کسی پر مخفی نہیں۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں دشمنوں کے جانوروں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا:

ان عمر بن عبدالعزیزنھی اذاابطات دابۃ فی ارض العدو ان تعقر۔[33]

دشمن کی سرزمین میں اگر ایک جانور چلنے سے عاجز آجائے تو آپ نے اس کو زخمی کرنے سے منع فرمایا۔

اسی بنا پر بعض محدثین نے اپنی کتابوں میں جاندار اشیاء کو نقصان پہنچانے کو حرام قرار دے کر اس سے متعلق ابواب قائم کئے۔ جیسا کہ امام بیہقیؒ کی کتاب "معرفۃ السنن والاثار" کی کتاب الجہاد میں ایک باب "تحریم ماظفربہ المسلمون من ذوات الارواح وعقرہ"[34]، "غوث المکدودبتخریج منتقی لابن جارود" کی کتاب الجہاد میں ایک باب کا عنوان "باب النھی عن

تحریق ذوات الروح"ہے۔[35] اسی طرح سنن بیہقی کی کتاب الجہاد میں ایک باب کا عنوان "باب تحريم قتل ماله روح الا بان يذبح فيوكل" ہے۔[36] امام خطابیؒ نے معالم السنن میں جہاد سے متعلق احادیث کی تشریح کرتے ہوئے بھڑ کے گھر جلانے کو مکروہ لکھا ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے چیونٹیوں کے قتل اور جلانے سے متعلق فقہی احکام بھی بیان کئے ہیں۔[37] فقہ حنفی کی مشہور کتاب "فتاویٰ عالمگیریہ" میں بھی جانوروں کے قتل سے متعلق فقہی احکام "كتاب الكراهية" میں بیان کیے گئے ہیں۔[38] فقہاء کا ان احکام کو تفصیل سے بیان کرنا اور الگ الگ ابواب کی شکل میں ہر ہر پہلو کو واضح کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ شریعتِ مطہرہ ماحولیاتی عناصر کے تحفظ اور بقاء کی پر زور داعی اور اس مقصد کے لیے ایک جامع نظام فراہم کرتی ہے جس پر عمل کے ذریعے ماحول کو صحت بخش اور فطری معیار پر برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

عصرِ حاضر کی پر تشدد کارروائیوں میں ماحولیاتی عناصر کی تباہی اور اس حوالے سے مسلم علماء کا کردار

دور جدید میں قدرتی ماحول کو سب سے زیادہ نقصان جنگی سرگرمیوں کی وجہ سے پہنچتا ہے۔ مختلف جنگوں میں زہریلی گیسوں کا استعمال ماحول میں موجود زندہ اشیاء کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مثلاً جنگوں میں اعصابی گیس اور کلورین کا استعمال ہوتا ہے جو کہ ماحول کے لئے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح جوہری ہتھیاروں کی تابکاری ماحول اور بائیو سفیر کے لئے ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ ہاہیڈروجن بم کے استعمال سے فضا میں ہائیڈروجن اور کلورین کا اضافہ اور آکسیجن کا خاتمہ ہوتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہے۔ بارود میں کاربن کے استعمال سے حرارت میں اضافہ ہوتا ہے اور بڑی سطح پر ماحولیاتی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ حیاتیاتی جنگ میں فوج کو نہیں بلکہ معصوم عوام کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اہل علم اس سب کی روک تھام کے حوالہ سے کوئی خاطر خواہ کردار ادا نہیں کر رہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں نہ عوام نے ان مسائل کی طرف توجہ دی اور نہ اس کی طرف اہل علم و قلم متوجہ ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ ہمارے ہاں جنگی اخلاقیات پر لکھا گیا۔ اب رفتہ رفتہ اہل علم ان موضوعات پر عوام میں آگہی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس حوالہ سے "اسلامک فاونڈیشن فار ایکولوجی اینڈ اینوائرنمنٹل سائنسز" (Islamic Foundation for Ecology and Environmental Sciences) انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ امہ فار ارتھ (Ummah4Earth) کی جانب سے بھی اس حوالہ سے آگاہی اور تحقیقی کام کیا جارہا ہے۔ ان دونوں اداروں نے عوامی آگاہی کے لئے گرین موسکس پراجیکٹس شروع کئے ہیں۔ البتہ ابھی اس حوالے سے کافی پہلو تشنہ اور غور طلب ہیں۔ اہلِ علم کی ذمہ داری ہے کہ ماحولیاتی تحفظ کو اپنی تحریر و تقریر کا موضوع بنا کر شرعی نصوص اور تاریخی شواہد عوام الناس تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

حاصل و نتائج بحث

مذکورہ موضوع پر تحقیق اس پر منتج ہوتی ہے کہ ماحول کا تحفظ انسانی زندگی کی بقا اور نشو ونما کے لئے انتہائی اہم ہے۔ انسان، جانور اور دیگر زندہ اشیاء کی حیات اور بقاء کے لئے ماحول کی حفاظت کے ساتھ ساتھ فطری معیار پر اس کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے انسان خود ہی اس کی تباہی کے درپے اور اپنے طرزِ عمل سے اسے نقصان پہنچانے میں لگا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن وسنت اور شریعت کی رہنمائی سے ماحولیاتی عناصر کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا جائے اور مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔

تجاویز و سفارشات

- انسانی اعمال ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔
- قدرتی ماحول سے متعلق مکاتبِ فکر کی مختلف آراء ہیں۔ مفتیان کرام کا ایسے اقوال پر فتوی دینا وقت کی بنیادی ضرورت ہے جس میں قدرتی ماحول کا تحفظ زیادہ ممکن ہو۔
- انسانیت کی بقا کے لئے قدرتی ماحول انتہائی اہم ہے۔ عالمی سطح پر اس کے لئے ایک ضابطہ اخلاق متعین کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس خطرہ کو کم سے کم جائے۔
- اسلحہ اور جنگ کا موجودہ تصور ماضی سے یکسر مختلف ہے۔ اس لئے اس کے شرعی حکم بیان کرنے سے پہلے نصوص، فقہی تعبیرات اور جزئیات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔
- ماحول کے اثرات ساری کائنات اور انسانوں پر ہوتے ہیں۔ اس لیے عالمی سطح پر اس سے متعلق آگاہی، تعلیم اور شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 https://www.oed.com/viewdictionaryentry/Entry/59402 Retrieved on 26 September, 2023.

2 سورۃ الانبیاء 21:30۔

3 سورۃ النور 24:45۔

4 احمد بن حنبل، الامام، مسند الامام احمد بن حنبل، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2008ء)، رقم الحدیث: 13322۔

5 ملاحظہ کیجیے: کاندھلوی، محمد ادریس، سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، (کراچی: الطاف اینڈ سنز پبلشرز، 2011ء)، 2/45۔

6 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (ریاض: دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب الجہاد، باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا، رقم الحدیث: 2720۔

7 ملا علی قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2001ء)، 7/412۔

8 ایضاً، 7/423۔

9 سورۃ البقرۃ 2:190۔

10 السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، (قاہرۃ: مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیہ، 2003ء)، 2/312۔

11 الصالحی، محمد بن یوسف، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، (قاہرۃ: دار احیاء التراث العربی، 1997ء)، 7/51۔

12 الہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001ء)، 5/448۔

13 عبد الرزاق، ابن الہمام الصنعانی، المصنف، (بیروت: المکتب الاسلامی، 2000ء)، 5/201۔

14 الرازی، فخر الدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، (بیروت: دار الفکر، 1980ء)، 29/284۔

15 سید قطب، فی ظلال القرآن، (قاہرۃ: دار الشروق، 2003ء)، 6/281۔

16 مالک بن انس، الامام، الموطا، (بیروت: دار الکتب العربی، 2004ء)، ص 183۔

17 السرخسی، محمد بن احمد، شرح السیر الکبیر، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999ء)، 1/42۔

18 طقوش، محمد سہیل، تاریخ الخلفاء الراشدین الفتوحات والانجازات السیاسیة، (بیروت: دار النفائس، 2011ء)، ص358۔

19 علی المتقی، علاؤ الدین، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، (لاہو: مکتبہ رحمانیہ، سن ندارد)، 4/204۔

20 ایضاً، 4/205۔

21 السیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، 2/481۔

22 سورۃ البقرۃ2:205۔

23 علی المتقی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، 4/205۔

24 ابن ماجۃ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجة، (ریاض: دار الحضارة للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء، رقم الحدیث:425۔

25 البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، معرفة السنن والآثار، (قاہرۃ: دار الوفاء للطباعة والنشر، 1991ء)، 13/238۔

26 قیروانی، عبد اللہ، النوادر والزیادات علی ما فی المدونة من غیرها من الامهات، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1999ء)، ص67۔

27 ایضاً، ص68۔

28 ایضاً، ص69۔

29 البیہقی، معرفة السنن والآثار، 13/245۔

30 الشافعی، محمد بن ادریس، الام، (قاہرۃ: دار الوفاء، 2001ء)، 5/706۔

31 ایضاً۔

32 ایضاً۔

33 عبد الرزاق، المصنف، 5/289۔

34 البیہقی، معرفة السنن والآثار، 13/422۔

35 الحوینی، ابو اسحاق الاثری، غوث المكدود بتخريج منتقى لابن جارود، (بیروت: دار الکتاب العربی، 1988ء)، 3/310۔

36 البیہقی، معرفة السنن والآثار، 9/146۔

37 الخطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد، معالم السنن، (حلب: المطبعة العلمیة، 1932ء)، 2/283۔

38 جماعۃ، الفتاویٰ الهندیة، (کراچی: قدیمی کتب خانہ، سن ندارد)، 5/361۔